28

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

قال رسول الله ﷺ : نضّر الله امرأً سمع منّا شيئًا فبلّغه كما سمعه

أربعون حديثًا في فضل العلم والعلماء

اربعینِ فضیلتِ علم و اہلِ علم

تالیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی



ترتیب، تخریج و اضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز-لاہور

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
نَضَّرَ اللّٰهُ اِمرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

28
سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أربعون حديثا
في فضل العلم والعلماء

اربعینِ فضیلتِ علم واہلِ علم

تالیف:
ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السُنّہ پبلیکیشنز۔ لاہور

نام کتاب: اربعین فضیلت علم و اہل علم

تالیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِه وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانِ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۲﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

﴿وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾

[الجمعة : 2]

"اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔"

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴾ [الشوری: 52]

"(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔"

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾

[المائدۃ : 67]

"اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔"

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت "فتح القدیر" میں لکھتے ہیں کہ "بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ" کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہورہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ . . . ﴾ الآية))

"جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔" [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدة : 3]

"آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔"

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم "یومِ عید" بنا لیتے۔

---

[1] فتح القدير : 488/1۔

[2] صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآیۃ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝۳ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝۴ ﴾ [النجم : 3-4]

”اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔“

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

”اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔“

صاحب ”فتح البیان“ لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

”عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ“

”رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔“

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ"[1]

"یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔"

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ۔۔۔))[2]

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔"

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔''[1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ۔ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ۔'' [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جھودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِى الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

”میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔“

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ”فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ”وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا“ کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ”قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ“ کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ”كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ”اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ“ کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں:المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووی، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقی : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ" حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ" اور ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلہ "دعوت اہل حدیث" میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کرچکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "أَلَارْبَعُوْنَ فِی فَضْلِ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاءِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِينُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . اَمَّا بَعْدُ:

بَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاءِ

علم اور علماء کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝﴾ (آل عمران : 18)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ نے گواہی دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، فرشتوں اور اہل علم نے بھی (گواہی دی ہے)، درآں حالیکہ وہ انصاف کے ساتھ قائم ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ انتہائی غالب، خوب حکمت والا ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۭ﴾ (فاطر: 28)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ سے تو اس کے بندوں میں سے صرف جاننے والے ہی ڈرتے ہیں۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝﴾ (الزمر : 9)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کہہ دیجیے! کیا برابر ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ جو نہیں جانتے؟ نصیحت تو بس عقلوں والے ہی قبول کرتے ہیں۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ۙ﴾ (الرعد : 19)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کیا پھر وہ شخص جو جانتا ہے کہ یقیناً جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے وہی حق ہے، وہ اس شخص کے مانند (ہوسکتا) ہے جو اندھا ہے؟ بس عقل والے ہی نصیحت پکڑتے ہیں۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ﴾ (المجادلة: 11)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ ان لوگوں کو درجوں میں بلند کرے گا جو تم میں سے ایمان لائے اور جنھیں علم دیا گیا۔''

حدیث: 1

((عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ........... الْحَدِيْثَ وَ فِيْهِ: وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيقًا اِلَى الْجَنَّةِ.)) [1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مومن کی دنیا کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور کی، اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور کرے گا۔
اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو حصول علم کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے، اللہ اس کی وجہ سے اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کردیتا ہے......''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر و الدعاء، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن و على الذكر، رقم:6853.

حدیث :2

((وَ عَنْ زِرِّبْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: غَدَوْتُ عَلٰى صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالِ الْمُرَادِيِّ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَازِرُّ؟ قَالَ: ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ قَالَ: أَفَلَا أُبَشِّرُكَ قَالَ أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِّنْهُمْ وَ رَفَعَ الْحَدِيثَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ. صَحِيْحٌ مَوْقُوْفًا عَلٰى صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَ لَهٗ حُكْمُ الرَّفْعِ)) [1]

''اور زر بن حبیش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں صفوان بن عسال مرادی کے پاس گیا، انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کیسے آئے؟ زر بن حبیش رضی اللہ عنہ نے جواب دیا علم کی طلب و تلاش میں۔ تو انہوں نے کہا، کیا میں آپ کو خوش خبری نہ دوں؟ امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے مرفوع روایت بیان کی۔ بے شک فرشتے، طالب علم کے طلبِ علم کی وجہ سے خوش ہو کر اس کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں۔''

حدیث :3

((وَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَجَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ، إِنِّي جِئْتُكَ مِنْ مَدِينَةِ الرَّسُولِ ﷺ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ، قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا

[1] مسند أبی داؤد طیالسی، رقم:1165، روایت صحیح ہے۔

لِطَالِبِ الْعِلْمِ ، وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ ، وَالْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ ، وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ ، وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا ، وَرَّثُوا الْعِلْمَ ، فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ .)) [1]

’’اور کثیر بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس دمشق کی جامع مسجد میں بیٹھا تھا کہ ایک آدمی نے آکر کہا، ابودرداء! میں آپ کے پاس، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر سے ایک حدیث سننے کے لیے آیا ہوں، جس کے متعلق مجھے معلوم ہوا کہ آپ اسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، میں کسی اور کام وضرورت کے لیے نہیں آیا۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو حصولِ علم کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کو جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلتا ہے اور فرشتے طالب علم کی رضاء کے لیے اس کے نیچے پَر بچھاتے ہیں، اور بے شک زمین وآسمان کی تمام مخلوق اور پانی میں مچھلیاں عالم کے لیے بخشش کی دعا کرتی ہیں، اور عالم کی عابد پر ایسے فضیلت ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کو باقی ستاروں پر۔ اور علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ اور انبیاء نے درہم و دینار کی وراثت نہیں چھوڑی بلکہ ان کی وراثت صرف علم تھا۔ پس جس نے علم حاصل کیا، اس نے ایک وافر حصہ حاصل کرلیا۔‘‘

---

[1] سنن أبي داؤد، أول كتاب العلم، باب في فضل العلم، رقم: 3641۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس کو ’’صحیح‘‘ قرار دیا ہے۔

حدیث: 4

((وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَضْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ، وَخَيْرُ دِيْنِكُمْ الْوَرَعُ.)) [1]

''اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم کی کثرت عبادت کی کثرت سے بہتر ہے اور بہترین دین، تقویٰ ہے۔''

حدیث: 5

((وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ أَوْ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا.)) [2]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: دنیا اور دنیا والے اللہ کا ذکر اور اس کا دَم بھرنے والوں اور عالم ومتعلّم کو چھوڑ کر سب ملعون ہیں۔''

حدیث: 6

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ مَثَلَ الْعُلَمَاءِ فِي الْأَرْضِ كَمَثَلِ النُّجُوْمِ، يُهْتَدَى بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ، فَإِذَا انْطَمَسَتِ النُّجُوْمُ أَوْشَكَ أَنْ تَضِلَّ الْهُدَاةُ.)) [3]

---

[1] مجمع الزوائد: 120/1۔ اس کی سند میں ''عبداللہ بن عبدالقدوس'' ہے اسے بخاری اور ابن حبان نے ثقہ کہا ہے جبکہ ابن معین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

[2] سنن ابن ماجة، كتاب الزهد، باب مثل الدنيا، رقم: 4112، سلسلة الصحيحة، رقم: 2797.

[3] مسند أحمد: 157/3۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

’’اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روئے زمین میں علماء ان ستاروں کی طرح ہیں جن کے ذریعے بحر و بر کے اندھیروں میں راہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ ستارے غروب ہو جائیں تو مسافروں کے گم گشتہ راہ ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔‘‘

حدیث 7:

((وَعَنْ أَبِی أُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلَانِ، أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِی عَلَى أَدْنَاكُمْ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرَضِينَ حَتَّى النَّمْلَةَ فِی جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتَ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ.)) [1]

’’اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں، ایک عابد اور ایک عالم کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالم کو عابد پر اسی طرح برتری حاصل ہے، جس طرح مجھے تم میں سے کم ترین شخص پر۔ مزید ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے اور آسمان و زمین کی تمام مخلوقات یہاں تک کہ چیونٹیاں بلوں میں اور مچھلیاں سمندر کے اندر لوگوں کو علم سکھانے والوں کے لیے رحمت کی دعا کرتی رہتی ہیں۔‘‘

حدیث 8:

((وَعَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ الصَّحَابِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ

---

[1] سنن ترمذی، ابواب العلم، رقم: 2685۔ محدث البانی نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

اللّٰهِ ﷺ: يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا قَعَدَ عَلَى كُرْسِيِّهِ لِفَصْلِ عِبَادِهِ: إِنِّيْ لَمْ أَجْعَلْ عِلْمِيْ وَحِلْمِيْ فِيكُمْ إِلَّا وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَغْفِرَ لَكُمْ عَلَى مَا كَانَ مِنْكُمْ وَلَا أُبَالِيْ .)) [1]

''اور حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کرسی پر بیٹھ کر اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا تو علماء سے کہے گا کہ میں نے اپنا علم و حلم تمہیں صرف اس لیے عنایت کیا تھا کہ میں تمہارے عمل جیسے بھی ہوں تمہیں بخش دوں، میں بے پروا ہوں۔''

بَابُ ثَوَابِ طَلَبِ الْعِلْمِ وَتَعْلِيمِهِ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے تعلیم و تعلّم کا ثواب

حدیث: 9

((وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ - وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ - مُتَّكِئٌ عَلَى بُرْدٍ لَهُ أَحْمَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّيْ جِئْتُ أَطْلُبُ الْعِلْمَ . فَقَالَ مَرْحَبًا بِطَالِبِ الْعِلْمِ، إِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ لَتَحُفُّهُ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا، ثُمَّ يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغُوْا السَّمَاءَ الدُّنْيَا مِنْ مَحَبَّتِهِمْ لِمَا يَطْلُبُ .)) [2]

''اور حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

---

[1] معجم طبرانی کبیر : 78/2، المتبحر الرابح، رقم : 15۔ محدث دمیاطی نے اس کی سند کو ''جید'' کہا ہے۔

[2] مسند أحمد : 240/4، معجم طبرانی الکبیر : 64/8، صحیح ابن حبان (الاحسان : 310/2۔ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

خدمت میں حاضر ہوا، آپ مسجد کے اندر سرخ چادر لیے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں علم حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: طالب علم کو مبارک ہو، طالب علم کو فرشتے اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور طلب علم سے محبت کی بنا پر اوپر تلے قطار بنائے ہوئے آسمان تک پہنچ جاتے ہیں۔''

حدیث: 10

((وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَأَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ مِائَةَ رَكْعَةٍ، وَلَأَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ عُمِلَ بِهِ أَوْ لَمْ يُعْمَلْ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ أَلْفَ رَكْعَةٍ.)) [1]

''اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا صبح کے وقت جا کر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ایک آیت کی تعلیم دینا سو رکعت نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور علم کا ایک باب سکھانا اس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو ہزار رکعت نماز ادا کرنے سے بہتر ہے۔''

حدیث: 11

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا . قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟

[1] سنن ابن ماجة، مقدمه باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، رقم: 219- بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند میں عبداللہ بن زیاد اور علی بن زید بن جدعان دونوں راوی ضعیف ہیں۔ البتہ اس کے دو شاہد ترمذی میں موجود ہیں۔ علامہ دمیاطی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔ المتجر رابح، رقم: 24.

قَالَ: مَجَالِسُ الْعِلْمِ .)) [1]

''اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جنت کے باغیچوں سے گزرو تو ان میں سے کھایا پیا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جنت کے باغیچے کون سے ہیں؟ ارشاد فرمایا: علم کی محفلیں جنت کے باغیچے ہیں۔''

حدیث :12

((وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيدُ اِلَّا أَنْ يَتَعَلَّمَ خَيْرًا أَوْ يُعَلِّمَهُ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ حَاجَّ تَامًّا حَجَّتُهُ .)) [2]

''اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد میں صرف اس لیے گیا کہ وہ اچھی بات سیکھے یا سکھائے، اسے مکمل (یعنی صحیح الارکان) حج ادا کرنے کا ثواب ہے۔''

حدیث :13

((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ كَانَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَتَّى يَرْجِعَ .)) [3]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص طلب علم کی راہ میں نکلا، وہ واپسی تک اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے۔''

---

[1] معجم طبرانی کبیر :95/11۔ یہ حدیث شواہد کی بناء پر ''حسن'' ہے۔

[2] معجم طبرانی کبیر :111/8، مجمع الزوائد:123/1۔ ہیثمی نے کہا اس کے راوی ثقہ ہیں۔

[3] سنن ترمذی، کتاب العلم، باب فضل العلم، رقم: 2647، سنن ابن ماجة، رقم: 227، عن أبی هريرة۔ بوصیری نے زوائد میں کہا کہ اس کی سند مسلم کی شرط پر ہے۔

حدیث: 14

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِمَّا یَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ، أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ، أَوْ بَیْتًا لِابْنِ السَّبِیلِ بَنَاهُ، أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِی صِحَّتِهِ وَحَیَاتِهِ یَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کو موت کے بعد جن اعمال کا ثواب پہنچتا ہے ان میں سے کچھ عمل یہ ہیں: علم کی نشر و اشاعت، نیک اولاد، قرآن مجید کا نسخہ جو ترکے میں چھوڑا گیا ہو، مسجد کی تعمیر، مسافر خانہ، نہر بنوانا اور ایسا مالی صدقہ جو بحالت صحت ادا کیا گیا ہو، موت کے بعد بھی اس کا ثواب پہنچتا رہتا ہے۔''

حدیث: 15

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَوْحٰی اِلَیَّ اَنَّهٗ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ سَهَّلْتُ لَهٗ طَرِیْقَ الْجَنَّةِ، وَمَنْ سَلَبْتُ كَرِیْمَتَهٖ اَثَبْتُّهٗ عَلَیْهِمَا الْجَنَّةَ، وَفَضْلٌ فِی عِلْمٍ خَیْرٌ مِنْ فَضْلٍ فِيْ عِبَادَةٍ وَمِلَاكُ الدِّیْنِ اَلْوَرْعُ .)) [2]

''اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو

---

[1] سنن ابن ماجة، مقدمة، باب ثواب معلم الناس الخير، رقم: 242۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

[2] صحيح: شعب الإيمان، باب في المطاعم والمشارب، رقم:5751.

فرماتے ہوئے سنا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے میں چلا، تو میں اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کردوں گا، اور جس کی میں دونوں آنکھیں لے لوں اس کو ان کے بدلے میں جنت عطا کروں گا۔ اور علم میں زیادتی عبادت میں زیادتی سے بہتر ہے، اور دین کی جڑ پرہیز گاری ہے۔‘‘

حدیث :16

((وَعَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أَهْلَ الْيَمَنِ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ا قَالُوْا: اِبْعَثْ مَعَنَا رَجُلاً يُعَلِّمُنَا السُّنَّةَ وَالإِسْلَامَ ، قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِ أَبِى عُبَيْدَةَ ، قَالَ: هٰذَا أَمِيْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ .)) [1]

’’اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یمنی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: ہمارے ساتھ کوئی ایسا آدمی بھیجیں جو ہمیں سنت اور اسلام کی تعلیم دے۔ آپ نے سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا: یہ اس امت کا امین ہے۔‘‘

فقہا کی کثرت باعثِ خیر ہے

حدیث :17

((وَعَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيْمٍ ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّكُمْ أَصْبَحْتُمْ فِى زَمَانٍ كَثِيْرٍ فُقَهَاءُهُ ، قَلِيْلٍ خُطَبَاؤُهُ ، قَلِيْلٍ سُؤَّالُهُ ، كَثِيْرٍ مُعْطُوْهُ ، الْعَمَلُ فِيْهِ خَيْرٌ مِنَ الْعِلْمِ ، وَسَيَأْتِى زَمَانٌ قَلِيْلٌ فُقَهَاؤُهُ ، كَثِيْرٌ خُطَبَاؤُهُ ، كَثِيْرٌ

[1] صحيح مسلم، رقم: 1297، مستدرك الحاكم: 267/3، مسند أحمد: 125/3، سلسلة الصحيحة: 1964.

سُؤَالُهُ، قَلِيلٌ مُعْطُوهُ، الْعِلْمُ فِيهِ خَيرٌ مِنَ الْعَمِلِ .)) [1]

''اور حرام بن حکیم اپنے چچا حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (آج) تم ایسے زمانہ میں ہو کہ جس میں فقہا زیادہ اور خطبا کم ہیں، اور سوال کرنے والے کم اور دینے والے زیادہ ہیں، اس زمانہ میں علم سے بہتر عمل ہے، لیکن عنقریب ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ اس میں فقہا کم اور خطبا زیادہ ہوں گے اور سوال کرنے والے زیادہ اور دینے والے کم ہوں گے، اس زمانے میں عمل سے بہتر علم ہوگا۔''

تعلیم قرآن کس مقصد کے لیے دی جائے؟

حدیث 18:

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ، وَسَلُوا اللَّهَ بِهِ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَنْ يَتَعَلَّمَهُ قَوْمٌ يَسْأَلُونَ بِهِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ الْقُرْآنَ يَتَعَلَّمُهُ ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ يُبَاهِي بِهِ وَرَجُلٌ يَسْتَأْكِلُ بِهِ، وَرَجُلٌ يَقْرَأُهُ لِلَّهِ .)) [2]

''اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قرآن کی تعلیم حاصل کرو اور اس کے ذریعے اللہ تعالی سے جنت کا سوال کرو، قبل اس کے کہ ایسے لوگ (پیدا ہوں جو) اس کی تعلیم حاصل کریں گے، لیکن اس کے ذریعے دنیا کا سوال کریں گے۔ تین قسم کے افراد قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرتے ہیں: وہ آدمی جو اس کے ذریعے فخر کرتا

---

[1] مسند الشاميين :221/2، سلسلة الصحيحة، رقم :3189.

[2] السلسلة الصحيحة، رقم :258.

ہے، وہ آدمی جو اس کے ذریعے کھاتا ہے اور وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے لیے اس کی تلاوت کرتا ہے۔''

جس علم کو نہ پھیلایا جائے، اُس کی مثال

حدیث: 19

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الَّذِی يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ ثُمَّ لَا يُحَدِّثُ بِهٖ، كَمَثَلِ الَّذِی يَكْنِزُ الْكَنْزَ فَلَا يُنْفِقُ مِنْهُ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی علم حاصل کرتا ہے، لیکن اس کو (لوگوں کے سامنے) بیان نہیں کرتا، اس کی مثال اس شخص کی سی ہے، جو خزانہ جمع کرتا رہتا ہے، لیکن اس میں سے خرچ نہیں کرتا۔''

حصولِ علم کے لیے غیر مسلموں کی زبان سیکھنا

حدیث: 20

((وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ، أُتِیَ بِی إِلَيْهِ، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لِی: تَعَلَّمْ كِتَابَ الْيَهُوْدِ، فَإِنِّی لَا آمَنُهُمْ عَلٰى كِتَابِنَا۔ قَالَ: فَمَا مَرَّ بِی خَمْسَ عَشَرَةَ، حَتّٰى تَعَلَّمْتُهُ، فَكُنْتُ أَكْتُبُ لِلنَّبِیِّ ﷺ وَأَقْرَأُ كُتُبَهُمْ

[1] المعجم الأوسط: 213/1، 689، مسند أحمد: 499/2، السلسلة الصحيحة، رقم: 3479.

إِلَيْهِ .)) ❶

''اور خارجہ بن زید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو مجھے آپ کے پاس لایا گیا، میں نے آپ کو کچھ چیزیں پڑھ کر سنائیں۔ آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: تم یہودیوں کا رسم الخط سیکھو، کیونکہ میں اپنے خطوط کے سلسلے میں ان پر مطمئن نہیں ہوں۔ ابھی تک پندرہ روز نہیں گزرے تھے کہ میں نے ان کا خط سیکھ لیا۔ پھر میں آپ ﷺ کے (خطوط) لکھتا تھا اور ان کے خطوط آپ کو پڑھ کر سناتا تھا۔''

جاہل کو کیسے تعلیم دی جائے؟

حدیث: 21

((وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ شُرَحْبِيلٍ، قَالَ: أَصَابَتْنِي سَنَةٌ، فَدَخَلْتُ حَائِطاً مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ، فَفَرَكْتُ سُنْبُلَةً فَأَكَلْتُ، وَحَمَلْتُ فِي ثَوْبِي، فَجَاءَ صَاحِبُهُ، فَضَرَبَنِي، وَأَخَذَ ثَوْبِي، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ: مَاعَلَّمْتَهُ إِذْ كَانَ جَاهِلاً وَلَا أَطْعَمْتَهُ إِذْ كَانَ سَاغِباً أَوْ جَائِعاً، وَأَمَرَهُ، فَرَدَّ عَلَيَّ ثَوْبِي، وَأَعْطَانِي وَسْقًا أَوْ نِصْفَ وَسْقٍ مِّنْ طَعَامٍ .)) ❷

''اور حضرت عباد بن شرحبیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں قحط سالی میں مبتلا ہو گیا، میں مدینہ کے باغوں میں سے کسی ایک باغ میں داخل ہوا، ایک سٹّے کو ملا اور اس سے

❶ سنن ابوداؤد، رقم: 3645، سنن الترمذی، رقم: 119/2، مسند أحمد: 186/5، سلسلة الصحيحة، رقم: 187.

❷ سنن ابوداؤد، رقم: 408/1، 409، سنن ابن ماجة، رقم: 44/2، مستدرك الحاكم: 133/4، مسند أحمد: 166/4، 167، سلسلة الصحيحة، رقم: 2229.

دانے نکالے۔ کچھ دانے کھا لیے اور کچھ کپڑے میں اٹھا لیے، اتنے میں باغ کا مالک آ گیا، اس نے مجھے مارا اور میرا کپڑا چھین لیا۔ میں (شکایت لے کر) رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا (اور ساری بات بتائی) آپ ﷺ نے (باغ کے اس مالک) سے ارشاد فرمایا: وہ جاہل تھا تو نے اسے تعلیم نہیں دی اور وہ بھوکا تھا تو نے اسے کھلایا نہیں۔ پھر آپ نے اسے حکم دیا، اس نے میرا کپڑا مجھے لوٹا دیا اور مجھے ایک یا نصف وسق کھانے کا بھی دیا۔‘‘

بَابُ فَضْلِ التَّفَقُّهِ فِی الدِّیْنِ

دین میں تفقُّہ کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴾ (التوبۃ : 122)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’تو ہر فرقے میں سے ایک گروہ دین میں سمجھ حاصل کرنے کے لیے کیوں نہ نکلا، تاکہ وہ جب اپنے قبیلے میں واپس جائیں تو انھیں خبردار کریں، تاکہ وہ (پیچھے والے بھی اللہ سے) ڈریں۔‘‘

حدیث :22

((وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيبًا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِى الدِّينِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِى، وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْأُمَّةُ قَائِمَةً عَلَى أَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِىَ أَمْرُ اللّٰهِ)) [1]

[1] صحيح البخاری، كتاب العلم، باب من يرد اللّٰه به خيرا يفقهه فی الدين، رقم:71.

''اور ابن شہاب زہری سے روایت ہے کہ حمید بن عبدالرحمان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا جب کہ وہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے، اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے، اور میں تو محض تقسیم کرنے والا ہوں دینے والا تو اللہ ہی ہے۔ اور یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی ان کی مخالفت کرنے والا ان کو قیامت تک نقصان نہیں پہنچا سکتا۔''

حدیث :23

((وَ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِی اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَكْرَمُهُمْ أَتْقَاهُمْ قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيلِ اللّٰهِ قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِی؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: فَخِيَارُكُمْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِی الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا.)) [1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سب سے زیادہ متقی ہو وہ سب سے زیادہ معزز ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا، اللہ کے نبی! ہمارے سوال کا یہ مقصد نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ معزز یوسف نبی اللہ بن نبی اللہ (یعقوب) بن نبی اللہ (اسحاق) بن خلیل اللہ (ابراہیم) تھے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا، ہمارے سوال کا مقصد یہ بھی نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] صحیح بخاری، کتاب أحادیث الأنبیا، باب قول اللّٰه، واتخذ اللّٰه ابراهیم خلیلا، رقم الحدیث: 3374.

ارشاد فرمایا: کیا تم خاندان عرب کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو؟ صحابہ کرام نے عرض کیا، جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں اسلام میں وہ بہتر ہیں جو علم دین حاصل کریں۔ اور ایک روایت میں ہے: پھر جاہلیت میں جو لوگ شریف اور اچھی عادات واخلاق کے تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی شریف اور اچھے سمجھے جائیں گے جب کہ وہ دین کی سمجھ بھی حاصل کریں۔“

بَابُ الْإِغْتِبَاطِ فِيْ الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ

علم وحکمت میں رشک کرنے کا بیان

حدیث: 24

((وَعَنْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا .)) [1]

”اور سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسد (رشک) صرف دو باتوں میں جائز ہے، ایک تو اس شخص کے بارے میں جسے اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہو اور وہ اس دولت کو راہِ حق میں خرچ کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہو۔ اور ایک اس شخص کے بارے میں جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت و دانائی عطا کی ہو اور وہ اس کے ذریعے لوگوں کے فیصلے کرتا ہو اور (حکمت) کی تعلیم دیتا ہو۔“

[1] صحيح البخارى، كتاب العلم، باب الاعنتباط فى العلم والحكمة، رقم الحديث: 73.

بَابُ فَضْلِ مَنْ تَرَكَ الْجِدَالُ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا

صاحبِ حق ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑنے والے کی فضیلت کا بیان

حدیث :25

((وَعَنْ أَبِى أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِى رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبِبَيْتٍ فِى وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا، وَبِبَيْتٍ فِى أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ.)) [1]

''اور سیّدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص کے لیے جنت کے درمیان گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا ترک کردے، اور میں اس شخص کو بھی جنت کے وسط میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو جھوٹ چھوڑ دے اگرچہ وہ جھوٹ بطورِ مزاح ہی تھا، اور اس شخص کو جنت کے بالا خانے میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں جس نے اپنے اخلاق سنوار لیے۔''

بَابُ فَضْلِ مَنْ دَعَا إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

اس عالم کی فضیلت کا بیان جو اللہ کی طرف دعوت دیتا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٣٣﴾﴾ (فصلت : 33)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور بات کے اعتبار سے اس سے اچھا کون ہے جو اللہ

---

[1] سنن أبى داؤد، كتاب الأدب، باب فى حسن الخلق، رقم الحديث: 4800، سلسلة الصحيحة، رقم: 237.

کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ بے شک میں فرماں برداروں میں سے ہوں۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ﴿۵﴾ ﴾ (العلق : 1 تا 5)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اپنے رب کے نام سے پڑھ جس نے پیدا کیا۔ اس نے انسان کو ایک ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھ اور تیرا رب ہی سب سے زیادہ کرم والا ہے۔ پڑھ اور تیرا رب ہی سب سے زیادہ کرم والا ہے۔ اس نے انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔''

حدیث :26

((وَ عَنْ أَبِی مُوسَی عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: قَالَ: مَثَلُ مَا بَعَثَنِی اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْهُدَی وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَیْثِ الْكَثِیرِ أَصَابَ أَرْضًا ، فَكَانَ مِنْهَا نَقِیَّةٌ ، قَبِلَتِ الْمَاءَ ، فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِیرَ ، وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ ، أَمْسَكَتِ الْمَاءَ ، فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا ، وَأَصَابَتْ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرَى ، إِنَّمَا هِیَ قِیعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً ، فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقِهَ فِی دِیْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِی اللّٰهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ یَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ یَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِی أُرْسِلْتُ بِهِ .)) [1]

''اور سیّدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے مجھے جس علم و ہدایت کے ساتھ بھیجا ہے، اس کی مثال زبردست

[1] صحیح البخاری، کتاب العلم، باب فضل من علم و علم ، رقم الحدیث : 79.

بارش جیسی ہے، جو زمین پر خوب برسے۔ بعض زمین جو صاف ہوتی ہے وہ پانی کو جذب کر لیتی ہے اور بہت سبزہ اور گھاس اگاتی ہے اور بعض زمین جو سخت ہوتی ہے وہ پانی کو روک لیتی ہے اس سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے، وہ اس سے سیراب ہوتے ہیں اور سیراب کرتے ہیں اور کاشتکاری کرتے ہیں۔ اور کچھ زمین کے بعض خطوں پر پانی پڑتا ہے جو بالکل چٹیل میدان ہوتے ہیں نہ پانی روکتے ہیں نہ سبزہ اگاتے ہیں، تو یہ اس شخص کی مثال ہے جو دین میں سمجھ پیدا کرے اور وہ چیز اس کو نفع دے جس کے ساتھ مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ اس نے علم دین سیکھا اور سکھایا۔ اور اس شخص کی مثال جس نے سر نہیں اٹھایا (یعنی توجہ نہیں کی) اور جو ہدایت دے کر میں بھیجا گیا ہوں اسے قبول نہیں کیا۔‘‘

حدیث: 27

((وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ، فَقَامُوا يَرْجُونَ لِذَلِكَ أَيُّهُمْ يُعْطَى، فَغَدَوْا وَكُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَى، فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيٌّ؟ فَقِيلَ: يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ فَأَمَرَ فَدُعِيَ لَهُ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ مَكَانَهُ حَتَّى كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ شَيْءٌ، فَقَالَ: نُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ: عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ، فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يُهْدَى بِكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ.)) [1]

’’اور سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے غزوۂ خیبر کے موقع پر

[1] صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب دعاء النبی ﷺ إلى الإسلام والنبوة، رقم الحديث: 2942.

نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میں (اسلامی) جھنڈا ایک ایسے شخص کو دوں گا جس کے ذریعے سے اللہ فتح عطا فرمائے گا۔ اب سب اس انتظار میں تھے کہ دیکھیے جھنڈا کسے ملتا ہے، جب صبح ہوئی تو سب اسی امید میں رہے کہ اسے مل جائے گا لیکن آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علی کہاں ہیں؟ عرض کیا گیا کہ ان کی آنکھوں کو تکلیف ہے، آخر آپ کے حکم سے انہیں بلایا گیا، تو آپ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں لگایا وہ فوراً ہی اچھے ہو گئے جیسے پہلے ان کو کوئی تکلیف ہی نہیں تھی۔ پس انہوں نے کہا: ہم ان (یہودیوں) سے اس وقت تک جنگ کریں گے جب تک یہ ہمارے جیسے (مسلمان) نہ ہو جائیں، لیکن رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابھی ٹھہرو، پہلے ان کے میدان میں اتر کر انہیں اسلام کی دعوت دے لو اور ان کے لیے جو چیزیں ضروری ہیں ان کی خبر کر دو (پھر وہ نہ مانیں تو لڑنا) اللہ کی قسم! اگر تمہارے ذریعے ایک شخص کو بھی ہدایت مل جائے تو یہ تمہارے حق میں سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔"

بَابُ فَضْلِ تَعَلُّمِ الْفَرَائِضِ وَغَيْرِهَا

علم فرائض (میراث) وغیرہ سیکھنے کی فضیلت

حدیث: 28

((وَعَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ ، أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِالْحَارِثِ لَقِیَ عُمَرَ بِعُسْفَانَ ، وَكَانَ عُمَرُ يَسْتَعْمِلُهُ عَلٰى مَكَّةَ فَقَالَ: مَنِ اسْتَعْمَلْتَ عَلٰى أَهْلِ الْوَادِی؟ فَقَالَ: ابْنَ أَبْزٰی؟ قَالَ: وَمَنِ ابْنُ أَبْزٰی؟ قَالَ:

1 سنن أبی داؤد، کتاب العلم، باب فی فضل العلم، رقم الحدیث: 3641۔ محدث البانی نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

مَوْلًى مِنْ مَوَالِينَا قَالَ: فَاسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلًى؟ قَالَ: اِنَّهٗ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِنَّهٗ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ، قَالَ عُمَرُ: أَمَا إِنَّ نَبِيَّكُمْ ﷺ قَدْ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ آخَرِينَ .)) [1]

''اور سیّدنا عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نافع بن عبدالحارث رضی اللہ عنہ (جن کو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ کا گورنر مقرر کیا تھا) امیر عمر رضی اللہ عنہ کو عسفان نامی جگہ پر ملے تو انہوں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے وادی والوں (مکہ مکرمہ) پر کس کو (اپنا قائم مقام) مقرر کیا ہے؟ انہوں نے کہا، ابن ابزٰی کو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ابن ابزٰی کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا، ہمارے غلاموں میں سے ایک غلام ہے۔ امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، آپ نے ایک غلام کو ان پر (اپنا) جانشین بنایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ اللہ کی کتاب کا قاری و عالم ہے اور علم فرائض کا عالم ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً تمہارے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ اس کتاب کی وجہ سے بعض قوموں کو بلند کرتا ہے اور اسی کے ذریعے بعض قوموں کو پستی کا شکار کر دیتا ہے۔''

حدیث: 29

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَأَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، أَلَا

[1] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه، رقم: 1897.

وَإِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا ، وَإِنَّ أَمِينَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ .)) [1]

''اور سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ابوبکر ہیں اور اللہ کے معاملے (دینی امور) میں میری امت میں سے سب سے سخت عمر ہیں اور میری امت میں سب سے زیادہ حیا دار عثمان ہیں اور میری امت میں سب سے زیادہ اللہ کی کتاب کے قاری و عالم ابی بن کعب اور ان (میری امت) میں سے سب سے زیادہ علمِ فرائض (علمِ میراث) کے عالم زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں اور حلال وحرام کے سب سے زیادہ عالم معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں خبردار ہر امت کا ایک امین (امانت دار) ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔''

بَابُ فَضْلِ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى

ہدایت کی طرف بلانے والے (عالم) کی فضیلت

حدیث :30

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ دَعَا اِلَى هُدًى ، كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ ، لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُورِهِمْ شَيْئًا ، وَمَنْ دَعَا اِلَى ضَلَالَةٍ ، كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ

---

[1] سنن الترمذی، أبواب المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل و زید بن ثابت......، رقم : 3711۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہدایت کی دعوت دیتا ہے، اس کو ان تمام لوگوں کے برابر اجر ملتا ہے، جو اس ہدایت کی پیروی کرتے ہیں اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ اور جو گمراہی کی طرف دعوت دیتا ہے، اس کو ان تمام لوگوں کے گناہوں کے برابر گناہ ملتا ہے، جو اس گمراہی کی پیروی کرتے ہیں اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔''

بَابُ فَضْلِ مَنْ تَرَكَ عِلْمًا نَافِعًا مِنْ بَعْدِهِ

اپنے بعد علم نافع چھوڑنے والے شخص کی فضیلت کا بیان

حدیث: 31

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ.)) [2]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کا ثواب اسے ملتا رہتا ہے۔ ایک صدقہ جاریہ یا وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعائے خیر کرتی ہے۔''

[1] صحيح مسلم، كتاب العلم، باب من سن سنة حسنة أو سيئة......، رقم:6804.

[2] صحيح مسلم، كاب الوصية، باب ما يلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته، رقم: 4223.

بَابُ فَضْلِ تَعْلِيمِ الرَّجُلِ أُمَّتَهُ وَأَهْلَهُ

لونڈی اور بیوی کی تعلیم وتربیت کی فضیلت کا بیان

حدیث :32

((وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ.)) [1]

’’اور سیّدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ہیں جن کو دگنا اجر ثواب ملتا ہے، ایک اہلِ کتاب کا وہ شخص جو اپنے نبی پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ محمد ﷺ پر ایمان لائے، اور دوسرا وہ غلام جو اپنے مالک اور اللہ (دونوں) کا حق ادا کرے، اور تیسرا وہ آدمی جس کے پاس کوئی لونڈی ہو، وہ اس کی اچھی تربیت کرے اور اس کو عمدہ تعلیم دے، پھر اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اس کے لیے بھی دگنا اجر وثواب ہے۔‘‘

بَابُ فَضْلِ الْعُلَمَاءِ وَحَالِ النَّاسِ مِنْ غَيْرِهِمْ

علماء کی فضیلت اور ان کے بغیر لوگوں کی حالت کا بیان

حدیث :33

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ

[1] صحيح البخاري، كتاب العلم، باب تعليم الرجل أمته وأهله، رقم: 97.

اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُ وسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَأَضَلُّوْا.)) [1]

”اور سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اس کو بندوں سے چھین لے، لیکن وہ علماء کو موت دے کر علم کو اٹھائے گا، حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے، ان سے سوالات کیے جائیں گے، اور وہ علم کے بغیر جواب دیں گے۔ اس لیے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔“

بَابُ فَضْلِ مُلَازَمَةِ حَلَقِ الْعِلْمِ فِى الْمَسْجِدِ

مسجد میں قائم علمی حلقوں میں شمولیت اختیار کرنے کی فضیلت

حدیث: 34

((وَعَنْ أَبِى وَاقِدٍ اللَّيْثِىِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِى الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ، فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ: فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِى الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا، وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا. فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ: أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى

---

[1] صحيح البخارى، كتاب العلم، باب كيف يقبض العلم، رقم:100.

((إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى فَآوَاهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ.)) [1]

''اور سیّدنا ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے، اور صحابہ کرام آپ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے کہ تین آدمی وہاں آئے (ان میں سے) دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پہنچ گئے، اور ایک واپس چلا گیا (راوی کہتے ہیں کہ) پھر وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ اس کے بعد ان میں سے ایک نے (جب) مجلس میں (ایک جگہ کچھ) گنجائش دیکھی تو وہاں بیٹھ گیا، اور دوسرا اہلِ مجلس کے پیچھے بیٹھ گیا، اور تیسرا لوٹ گیا پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی گفتگو سے) فارغ ہوئے تو (صحابہ کرام سے) ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں تین آدمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ رہا ان میں سے ایک تو اس نے اللہ سے پناہ (جگہ) چاہی، اللہ نے اسے پناہ (جگہ) دے دی۔ اور دوسرے کو (مجلس سے چلے جانے سے) شرم آئی تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے شرمایا (کہ اسے بھی بخش دیا) اور تیسرے شخص نے (اعراض کرتے ہوئے کسی عذر کے بغیر) منہ موڑا تو اللہ تعالیٰ نے (بھی) اس سے (ناراض ہوتے ہوئے) موڑ لیا۔''

بَابُ ذِكْرِ دُعَاءِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم لِمَنْ بَلَّغَ عَنْهُ حَدِيثًا

حدیث رسول کے مبلغ کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا ذکر

حدیث: 35

((وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ:

[1] صحيح البخارى، كتاب العلم، باب من قعد حيث ينتهى به المجلس......، رقم: 66.

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ ، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ .)) [1]

''اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ اس آدمی کو خوش وخرم رکھے، جو ہم سے کوئی بات سنے، پھر اس کو یاد رکھے، یہاں تک کہ اس کو دوسروں تک پہنچا دے، اس لیے کہ بہت سے لوگ دینی فہم کی بات آگے ایسے لوگوں کو پہنچاتے ہیں جو ان سے دینی فہم وبصیرت میں زیادہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ بہت سارے دینی بات کے حامل لوگ اس میں کما حقہ فہم وبصیرت نہیں رکھتے۔''

بَابُ فَضْلِ الْاِعْتِصَامِ بِالسُّنَّةِ وَاتِّبَاعِ نَهْجِ السَّلَفِ الصَّالِحِ

سنتِ رسول کو مضبوطی سے پکڑنے اور سلف صالحین کا منہج اختیار کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ﴾ (آل عمران : 31)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''آپ کہہ دیجیے: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمھارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝۲۱ۭ﴾ (الاحزاب : 21)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ یقیناً تمھارے لیے اللہ کے رسول میں

---

[1] سنن أبی داؤد، کتاب العلم، باب فضل نشر العلم، رقم: 3660۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ہمیشہ سے اچھا نمونہ ہے، اس کے لیے جو اللہ اور یوم آخر کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرتا ہو۔“

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (النساء: 80)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”جس نے رسول کی اطاعت کی، تو اس نے اللہ کی اطاعت کی۔“

حدیث: 36

((وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو السُّلَمِيُّ وَحُجْرُ بْنُ حُجْرٍ، قَالَا: أَتَيْنَا الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ، وَهُوَ مِمَّنْ نَزَلَ فِيهِ: ﴿وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ﴾ فَسَلَّمْنَا، وَقُلْنَا: أَتَيْنَاكَ زَائِرِينَ وَعَائِدِينَ وَمُقْتَبِسِينَ. فَقَالَ الْعِرْبَاضُ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا، فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَأَنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ قَالَ: أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.)) [1]

---

[1] سنن أبي داؤد، اول كتاب السنة، باب في لزوم السنة، رقم: 4607، سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب اتباع سنة الخلفاء الراشدين المهدين، رقم: 42۔ محدث نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

''اور عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی اور حجر بن حجر بیان کرتے ہیں، ہم حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور یہ وہی ہیں جن کے بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی۔ ''ہاں ان پر بھی کوئی حرج نہیں جو آپ کے پاس آتے ہیں کہ آپ انہیں سواری مہیا کر دیں تو آپ جواب دیتے ہیں کہ تمہاری سواری کے لیے کچھ بھی نہیں پاتا۔'' پس ہم نے ان کو سلام کیا، اور عرض کیا: ہم آپ کی ملاقات و عیادت اور (آپ سے) علم سیکھنے کی غرض سے حاضر ہوئے ہیں، تو حضرت عرباض رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمیں نماز پڑھائی، نماز کے بعد آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں ایسا مؤثر وعظ فرمایا کہ جس سے آنکھیں اشک بار ہوگئیں اور دل (اللہ کے ڈر سے) کانپنے لگے۔ تو ایک کہنے والے نے کہا، اللہ کے رسول! گویا کہ یہ وعظ ایک الوداع کرنے والے کا وعظ ہے۔ پس آپ ہمیں کیا نصیحت کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور (امیر کی) بات سنو اور اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، پس جو شخص تم میں سے میرے بعد زندہ رہا وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا، پس تم میری اور خلفاء راشدین ہدایت یافتہ کی سنت کو تھامے رکھنا سنت کو مضبوطی سے پکڑو، اور سنت پر سختی کے ساتھ کوشاں رہو، اور خود کو نئے کاموں سے بچاؤ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي ذَهَابِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فِي الْبَحْرِ اِلَى الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَام

حضرت موسیٰ کے علم کی خاطر حضرت خضر علیہما السلام کے پاس دریا میں جانے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَاۤ اَبْرَحُ حَتّٰۤى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ۝٦٠ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ

سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿٦١﴾ .... وَ اَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَ كَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَ كَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَ يَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَ مَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ؕ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾ ﴾ (الکهف : 60 تا 82)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پھر جب وہ دونوں ان دونوں (دریاؤں) کی آپس میں ملنے کی جگہ پر پہنچے، (تو) وہ اپنی مچھلی بھول گئے، سو اس نے دریا میں سرنگ نما اپنا راستہ بنا لیا۔ پھر جب ہ دونوں آگے گزر گئے تو اس (موسیٰ) نے اپنے جوان سے کہا کہ ہمیں ہمارا ناشتہ دو، بلاشبہ یقیناً اپنے اس سفر سے ہم تھکاوٹ سے دو چار ہوئے ہیں۔ وہ بولا: بھلا آپ نے دیکھا جب ہم چٹان کے پاس ٹھہرے تھے تو بے شک میں مچھلی بھول گیا، اور مجھے وہ نہیں بھلائی مگر شیطان ہی نے کہ میں اسے یاد رکھوں، اور اس نے عجیب طرح دریا میں اپنا راستہ بنایا۔ اس نے کہا: یہی تو ہے جو ہم تلاش کر رہے تھے، پھر وہ اپنے قدموں کے نشانات کی اتباع کرتے ہوئے لوٹے۔ چنانچہ ان دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے (خضر) کو پایا، جسے ہم نے اپنی طرف سے رحمت دی تھی اور ہم نے اپنے پاس سے (خاص) علم سکھایا تھا۔ موسیٰ نے اس سے کہا: کیا اس (شرط) پر میں تیری اتباع کروں کہ تو مجھے اس میں سے سکھائے جو تجھے بھلائی سکھائی گئی ہے؟ وہ بولا: بے شک تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکے گا۔ اور جو چیز تیرے احاطہ علم ہی میں نہیں، تو اس پر صبر کیسے کرے گا؟ اس (موسیٰ) نے کہا: یقیناً ان شاء اللہ تو مجھے صابر پائے گا اور میں کسی بھی حکم میں تیری نا فرمانی نہیں کروں گا۔ اس (خضر) نے کہا: پھر اگر تو نے میری اتباع کرنی ہے تو کسی شے کی بابت مجھ سے سوال نہ کرنا، حتی کہ میں خود ہی اس کا ذکر تجھ سے شروع کروں۔ پھر وہ دونوں

چلے حتی کہ جب وہ کشتی میں سوار ہوئے تو اس (خضر) نے کشتی میں شگاف کر دیا، اس (موسیٰ) نے کہا: کیا تو نے اس میں شگاف کیا کہ اس کشتی والوں کو غرق کر دے؟ تو نے بڑا ہولناک (اور انوکھا) کام کیا ہے۔ اس (خضر) نے کہا: کیا میں نے کہا نہ تھا کہ تو یقیناً میرے ساتھ صبر کرنے کی استطاعت ہرگز نہیں رکھے گا۔ اس (موسیٰ) نے کہا: میری بھول چوک پر تو مجھے نہ پکڑ، اور میرے معاملے میں مجھے مشکل میں نہ ڈال۔ پھر وہ دونوں چلے، حتی کہ جب وہ دونوں ایک لڑکے سے ملے، تو اس (خضر) نے اسے قتل کر دیا، اس (موسیٰ) نے کہا: کیا تو نے ایک پاک (بے گناہ) نفس کو کسی جان کے (قصاص کے) بغیر قتل کر دیا ہے؟ یقیناً تو نے تو بہت ہی برا کام کیا ہے! اس (خضر) نے کہا: کیا میں نے تجھ سے نہیں کہا تھا کہ بلاشبہ تو میرے ساتھ ہرگز نہیں کر سکے گا؟ اس (موسیٰ) نے کہا: اگر اس کے بعد میں تجھ سے کسی چیز کی بابت سوال کروں تو پھر مجھے ہرگز صحبت میں نہ رکھنا، یقیناً میری طرف سے تو عذر کو پہنچ چکا ہے۔ پھر وہ دونوں چلے حتی کہ ایک گاؤں والوں کے پاس پہنچے، اس کے رہنے والوں سے طعام مانگا، تو انھوں نے ان کی ضیافت کرنے سے انکار کر دیا، پھر ان دونوں نے ایک دیوار پائی جو گرا چاہتی تھی، تو اس (خضر) نے وہ سیدھی کر دی۔ اس (موسیٰ) نے کہا: اگر تو چاہتا تو اس پر ضرور اجرت لے لیتا۔ اس (خضر) نے کہا: یہ (اب) میرے اور تیرے درمیان جدائی ہے، یقیناً میں تجھے ان (باتوں) کی حقیقت بتاتا ہوں جن پر تو صبر نہ کر سکا۔ رہی کشتی تو وہ چند مسکینوں کی تھی جو دریا میں کام کرتے تھے، لہٰذا میں نے ارادہ کیا کہ اس میں عیب ڈال دوں جبکہ ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر کشتی زبردستی لے لیتا تھا۔ اور رہا لڑکا، تو اس کے ماں باپ مومن تھے، چنانچہ ہم ڈرے کہ وہ سرکشی اور کفر کی وجہ سے انھیں مشقت

میں ڈال دے گا۔ چنانچہ ہم نے چاہا کہ ان دونوں کا رب انھیں (ایسا) بدل دے جو اس سے پاکیزگی میں بہتر اور مہربانی میں قریب تر ہو۔ اور رہی دیوار تو وہ شہر میں دو یتیم لڑکوں کی تھی، اور اس کے نیچے ان کے لیے خزانہ تھا اور ان کا باپ صالح تھا، چنانچہ تیرے رب نے چاہا کہ وہ دونوں (یتیم) اپنی جوانی کو پہنچیں اور تیرے رب کی رحمت کے سبب اپنا خزانہ نکال لیں اور میں نے یہ اپنی رائے سے نہیں کیا، یہ ان (باتوں) کی حقیقت ہے جن پر تو صبر نہ کرسکا۔‘‘

حدیث: 37

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسٰى: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ خَضِرٌ، فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: إِنِّى تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِى هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِى سَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ: هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَذْكُرُ شَأْنَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: بَيْنَمَا مُوسٰى فِى مَلَإٍ مِنْ بَنِى إِسْرَائِيْلَ، جَآئَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ؟ قَالَ مُوسَى: لَا، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى مُوسٰى: بَلَى عَبْدُنَا خَضِرٌ، فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَيْهِ، فَجَعَلَ اللَّهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ، إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ، وَكَانَ يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِى الْبَحْرِ، فَقَالَ لِمُوسَى فَتَاهُ ﴿ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ۫ وَ مَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ ﴾ ﴿ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ ۚ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴾ فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ

شَأْنِهِمَا الَّذِى قَصَّ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِى كِتَابِهِ .)) [1]

’’اور سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان کی حر بن قیس بن حصن فزاری کے ساتھ سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں بحث ہوئی۔ سیّدنا ابن عباس نے کہا کہ وہ خضر علیہ السلام تھے (اسی اثناء میں) ان کے پاس سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا گذر ہوا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما انھیں بلا کر کہنے لگے کہ میں اور میرے یہ رفیق سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کے اس ساتھی کے متعلق بحث کر رہے ہیں کہ جس سے انھوں نے ملاقات کا ارادہ کیا تھا۔ کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے بارے میں کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایک دن موسیٰ بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک آدمی آیا کہ آپ (دنیا میں) کسی ایسے آدمی کو جانتے ہیں جو آپ سے بڑھ کر عالم ہو؟ سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں! اس پر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ ہاں! ہمارا بندہ خضر ہے جس کا علم تم سے زیادہ ہے۔ سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے دریافت کیا کہ خضر علیہ السلام سے ملنے کی کیا صورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو ان سے ملنے کی علامت قرار دیا اور ان سے کہا کہ جہاں یہ مچھلی تم سے گم ہو جائے تو (ادھر کو) لوٹ جاؤ، تب سیّدنا خضر علیہ السلام سے تمہاری ملاقات ہوگی، چنانچہ سیّدنا موسیٰ علیہ السلام (چلے اور) دریا میں مچھلی کی علامت تلاش کرتے رہے، تو اس وقت ان کے ساتھی نے کہا، کہ کیا آپ نے دیکھا تھا جب ہم پتھر سے ٹیک لگا کر آرام کر رہے تھے وہیں میں مچھلی بھول گیا تھا، دراصل شیطان ہی نے مجھے بھلا دیا کہ میں آپ سے اس کا ذکر کروں۔ سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اسی مقام کی

[1] صحيح بخاري، كتاب العلم، رقم: 74.

ہمیں تلاش تھی، تب وہ اپنے نشانات قدم پر (پچھلے پاؤں) باتیں کرتے ہوئے لوٹے (وہاں) انھوں نے سیّدنا خضر علیہ السلام کو پایا۔ پھران کا وہی قصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں بیان کیا ہے۔''

حصول علم کے لیے دعائیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ﴾ (طٰهٰ : 114)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''آپ کہہ دیجیے اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔''

حدیث: 38

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ: اَللّٰهُمَّ انْفَعَنِی بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ ، وَزِدْنِی عِلْمًا .)) [1]

''اورسیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اَللّٰهُمَّ انْفَعَنِی بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ ، وَزِدْنِی عِلْمًا''

''اے اللہ! جو تو نے مجھے سکھایا ہے اسے میرے لیے نفع مند بنا، اور مجھے ایسا علم عطا فرما جو میرے لیے نفع بخش ہو اور میرے علم میں اضافہ فرما۔''

حدیث: 39

((عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَم رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَهَا .)) [2]

---

[1] سنن ابن ماجه ، باب الإنتفاع بالعلم والعمل به ، رقم: 251- علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحیح مسلم ، باب الذكر والدعاء ، رقم :6906.

''اور سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا"

''اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے، اور اس دل سے جو ڈرے نہ، اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو، اور اس دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔''

حدیث: 40

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ فَأُخْبِرَ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِی الدِّيْنِ .)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (جب آپ کو بتلایا گیا کہ میں نے آپ کی طہارت کے لیے پانی رکھا ہے تو) نبی مکرم، شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعا فرمائی: "اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِی الدِّيْنِ" ''اے اللہ! اسے دین کی سمجھ عطا فرما۔''

فائدہ:...... لہٰذا دعا کرنی چاہیے: "اَللّٰهُمَّ فَقِّهْنِی فِی الدِّيْنِ" ''اے اللہ! مجھے دین کی سمجھ عطا فرما۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

[1] صحیح بخاری، باب وضع الماء عند الخلاء، رقم: 143۔ صحیح مسلم، باب فضائل عبداللّٰه بن عباس، رقم:6368.

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم .

2: الـجامع الصحيح المسند ، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى ، ومعه فتح البارى ، المكتبة السلفية ، دارالفكر ، بيروت .

3: الـجـامـع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى ، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر ، مطبعة مصطفى البابى الجلبى ، القاهرة ، 1398هـ .

4: السـنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ) ، دار إحياء السنة النبوية ، القاهرة .

5: السـنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى ، ابن ماجه (ت 273هـ) ، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى ، مطبعة الحلبى ، القاهرة .

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل ، المكتب الإسلامى ، بيروت ، 1398هـ .

7: السـنـن لأبـي عبـد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ) ، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع ، الرياض .

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى ، طبعة مكتبة المعارف ، الرياض .

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى ، طبعة المكتب الإسلامى .

10: صـحيـح مسـلم للإمام مسلم بن الحجاج ، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى ، دار إحياء التراث ، بيروت .

11: مـجـمـع الزوائد ومنبع الفوائد ، للحافظ نور الدين الهيثمى ، منشورات دار الكتاب العربى ، بيروت ، 1402هـ .

12: مشكوٰة الـمـصـابيـح للتبريزى ، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم ، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم ، بيروت .